مولانا محمد علیؒ - ایک مطالعہ، عبداللطیف اعظمی۔ ناشر: ایچ-وائی پرنٹرز، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، پوسٹ بکس ۸۴۳، لاہور۔ صفحات: ۱۷۴۔ قیمت: ۹۰ روپے۔

زیر نظر کتاب مولانا محمد علی جوہر کی عظیم شخصیت اور ان کی گراں بہا خدمات پر معروف اور غیر معروف اہل قلم کے مضامین اور تاثرات کا مجموعہ ہے جن میں سے اکثر نصف صدی قبل تحریر کیے گئے تھے۔ مولف نے تلاش و جستجو کے بعد اور بعض غلطیوں کی درستی اور اپنے چند مضامین کے اضافے کے ساتھ انھیں مرتب کر دیا ہے۔ نیز حواشی اور حوالے فراہم کر کے اس کی افادیت کہیں زیادہ بڑھا دی ہے۔

برعظیم کی جدوجہد آزادی نیز عالم اسلام کے لیے، مولانا محمد علی جوہر نے جو عظیم الشان خدمات انجام دیں اور جس عزیمت کا مظاہرہ کیا وہ ہماری تاریخ کا روشن باب ہے۔ یہ کتاب مولانا کی شخصیت اور ان کی جدوجہد پر روشنی ڈالتی ہے۔

مولانا محمد علی کی ہمہ گیر شخصیت، ان کی غیر معمولی ذہنی اور دماغی رفعت، انسانی ہمدردی، وسعت قلب و نظر، دوسروں کا احترام، ضرورت مندوں کی حاجت روائی، دوستوں اور رفیقوں کے ساتھ وفاشعاری، سخاوت اور سیرچشمی کی آئینہ دار ہے۔ اس کے علاوہ ان کا سب سے بڑا وصف ان کا خلوص تھا جس میں وہ اپنے ہم عصروں میں نمایاں اور ممتاز تھے۔ ان کا ظاہر و باطن یکساں تھا۔ مصلحت بینی سے وہ کوسوں دور تھے۔ ان کی جرأت اور بے باکی کا تو سارا زمانہ ہی معترف تھا۔ یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ جنگ آزادی کی پوری تاریخ میں ان جیسے جری اور بے خوف لیڈر بہت کم ہوں گے۔ یوں تو مجاہدین آزادی کی صفوں میں بہت کم ایسے رہنما تھے جو وقت آنے پر اپنی پارٹی، اپنی قوم، یہاں تک کہ دوست احباب اور عزیز و اقارب کو بھی انصاف کے معاملے میں کھری کھری سنانے کی ہمت رکھتے ہوں۔ یہ نمایاں جرأت اگر کسی میں سب سے زیادہ تھی تو وہ محمد علی جوہر تھے۔ ان کے یہ اشعار ان کے عقیدے، یقین اور جذبات کی عکاسی کرتے ہیں:

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دوعالم سے خفا میرے لیے ہے
کیا ڈر ہے جو ہو ساری خدائی بھی مخالف
کافی ہے اگر ایک خدا میرے لیے ہے

صحافت کے متعلق ان کا نقطۂ نظر یہ تھا کہ بغیر کسی عقیدے کے اخبار نویسی محض دکان داری ہے۔ اخبار کا کام رائے عامہ کی رہنمائی کرنا ہے نہ کہ اس کی تقلید۔ وہ اس طریقے کو معیوب سمجھتے تھے کہ اخبار کی کامیابی اور اخبار کو ہردلعزیز بنانے کے لیے پڑھنے والوں کے خیالات کی تائید کی جائے۔ اس اصول کی خاطر انھوں نے ہمدرد کی عام مقبولیت کو نقصان پہنچانا گوارا کیا لیکن اپنے عقائد کی انفرادیت کو متاثر کر کے